SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Friday, June 26, 1998

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty five minutes after ten in the morning with Mr. Presiding Officer(Ch. Mohammad Anwar Bhinder) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یایها الذین امنوا لا تتخذوا اباء کم و اخوانکم اولیاء ان استحبوا الکفر
علی الایمان ومن یتولهم منکم فاولیک هم الظلمونO قل ان کان
اباوکم و ابناوکم و اخوانکم وازواجکم و عشیرتکم واموال
اقترفتموها و تجارة تخشون کسادها و مسکن ترضونها احب الیکم
من اللہ و رسوله وجهاد فی سبیله فتربصوا حتی یاتی اللہ بامره
واللہ لا یهدی القوم الفسقینO (سورة توبہ 24-23)

ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔

اے اہل ایمان اگر تمہارے (ماں) باپ اور (بہن) بھائی ایمان کے مقابل کفر کو پسند کریں تو ان سے دوستی نہ رکھو اور جو ان سے دوستی رکھیں گے وہ ظالم ہیں۔ کہہ دو کہ اگر تمہارے باپ اور

بیٹے اور بھائی اور عورتیں اور خاندان کے آدمی اور مال جو تم کماتے ہو اور تجارت جس کے بند ہونے سے ڈرتے ہو اور مکانات جن کو پسند کرتے ہو خدا اور اس کے رسول سے اور خدا کی راہ میں جہاد کرنے سے تمہیں زیادہ عزیز ہوں تو ٹھہرے رہو یہاں تک کہ خدا اپنا حکم (یعنی عذاب) بھیجے اور خدا نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔

Mr. Presiding Officer: Mr. Raza Rabbani.

حاجی جاوید اقبال عباسی: جناب کورم پورا نہیں ہے۔

میاں رضا ربانی: جناب وزیر کوئی نہیں ہے۔ یہاں پارلیمنٹ کی بالا دستی کی بات ہوتی ہے۔ نیشنل اسمبلی میں بھی وقفہ سوالات میں وزراء موجود نہیں تھے۔ یہاں پر law and order پر آج بحث ہونی تھی۔ کراچی میں لوگوں کا قتل عام ہو رہا ہے۔ ملک کے اندر لوگ مر رہے ہیں، بم بلاسٹ ہو رہے ہیں اور حکومت کی سنجیدگی آپ دیکھیں کہ ایک منسٹر بھی treasury benches پر یہاں موجود نہیں ہے۔ There is not a single minister.

Mr. Presiding Officer: This is unfortunate. Do you insist on the quorum. Let the bells be rung.

(At this stage the bells were rung to complete the quorum)

LEAVE OF ABSENCE

Mr. Presiding Officer: Stop ringing the bell. The House is in quorum. Now leave applications.

جناب وقار احمد خان نے بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب فاروق احمد خان نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج مورخہ 26جون کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

رخصت منظور کی گئی)

POINTS OF ORDER

(1) Re: Absence of Ministers in the House.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، جناب رضا ربانی صاحب۔

میاں رضا ربانی: جناب پارلیمنٹ کی بالادستی کی بات کی جاتی ہے۔ اتنا اہم matter جس کا تعلق law and order سے ہے۔ اس ملک کے اندر ایمرجنسی انہوں نے نافذ کی۔ وزیر داخلہ تو خیر ہیں ہی نہیں لیکن treasury benches کا یہ عالم ہے کہ ایک single minister بھی موجود نہیں ہے۔ Mushahid Sahib has just walked in. The House has been in session for almost now 15 minutes and there was not a single minister who was present. What are they talking about supremacy of Parliament. آج صبح نیشنل اسمبلی کے اندر بھی وقفہ سوالات میں Questions were being deferred, left right in centre, for the simple reason that Ministers were not present. If this Government is not serious with democracy, which it is not, it is evident. The way it is handling the situation, the way it is destabilized, it is a demon Government, جو اپنے بچوں کو کھا رہی ہے۔ بلوچستان کی حکومت کو کھانے کی کوشش کی۔ سندھ کی حکومت کو کھانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ ان کا اپنا Chief Minister خطرہ محسوس کرتا ہے اور اپنی اسمبلی سے Resolution pass کرواتا ہے کہ گورنر راج نہ لگایا جائے۔ تو یہ تو ایک demon Government ہے جو اپنے بچوں کو کھا رہی ہے۔ ایک منسٹر موجود نہیں ہے۔ Supremacy of Parliament کی یہ بات کرتے ہیں۔ They are accountable to Parliament. They are sitting where they are because of Parliament and the Senate represents the federation. آج law and order کے اوپر بات ہونی تھی اور مشاہد صاحب آکر یہاں پر ابھی بیٹھے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک منسٹر یہاں پر موجود نہیں ہے۔ Where is the Minister for Parliamentary Affairs? Where is the Interior Minister? There is not a single Minister over here. کس مسئلے پر یہاں ڈیبیٹ ہو گی جب کہ انٹیریئر منسٹر ہی یہاں پر موجود نہیں ہے۔

Mr. Mushahid Hussain Syed: Sir, let me set the record straight because he has referred to the demon government and we can refer to the satanic regime of the past. I woud not go into semantics, I will talk about substance.

He referred to Baluchistan, I just want to set the record straight. Sir, in 1970 in their regime, they had one MPA who was Yousaf Ali Khan Magsi, threw out the Ataullah Mangel's Government and imposed their regime on that and used military action. We have 11 MPAs, we said, we respect the mandate of Sardar Akhtar Mangel just as our mandate should be respected and when some of dissidents tried to destabilize the elected Government of Baluchistan, which is not PML, we threw our people out, we said, we would not tolerate that.

انہوں نے معافی بھی مانگ لی ہے اور توبہ کر لی ہے۔

Mr. Presiding Officer: Mr. Mushahid Hussain, what about the presence of Ministers.

Mr. Mushahid Hussain Syed: Sir, I am a member of the Federal Cabinet, so I am representing the Federal Cabinet here, I am present here. The Minister is present here but I agree the point is vaild. It is well taken, the Ministers should be present.

جو غلط بات ہے وہ غلط بات ہے۔ ہماری کیبنٹ ہے ' they should be present here like I am present and I will request my other colleagues. آج میرے خیال میں وہ جمعہ وغیرہ کی تیاری کر رہے ہونگے یا کوئی اور سلسلہ ہو گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جمعہ کی تیاری ساڑھے دس بجے تو نہیں ہوتی۔

On this I must observe that all of us should try to be in time. So far as the Members were concerned, I was here, I was to preside and I was waiting for the members that at least some members should be there so that I should go there. I

think, if it is adjourned till ten 'O' clock, the Chairman should come at ten 'O' clock, we should be here at ten 'O' clock. We should try to abide by the time for which we adjourned the session. This is for the members and so far as the cabinet members are concerned, I expect and the House expects that at least sufficient number of Ministers should be there, present in the House, to listen to the views of the learned Senators. Yes, Mr. Matta.

II. Re: Black out of Standing Committee news on PTV.

جناب بشیر احمد مٹہ۔ جناب والا! میں نے کل ایک پوائنٹ raise کیا تھا اور آپ موجود تھے کہ ہماری سٹینڈنگ کمیٹی کی میٹنگ کا ٹیلی ویژن پر بلیک آؤٹ کیا گیا۔ یہاں پر ٹیلی ویژن کے چیئرمین صاحب بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ٹیلی ویژن کو نہیں بھیجا گیا۔ پھر میں نے چیئرمین صاحب سے request کی اور انہوں نے enquire کیا اور انہوں نے اپنے ہاتھ سے لکھ کر خط مجھے کل بھیجا ہے۔ اس میں لکھا ہے I am told by the Secretariat that a press release as attached was issued to PTV and other agencies. It was also carried by News papers. جناب والا! انہوں نے خود اپنے ہاتھ سے نوٹ لکھا ہے اور Director Public Relations اس کے انچارج ہیں، انہوں نے کہا کہ یہ ہم نے immediately on 11th ایجنسیز کو اور پاکستان ٹیلی ویژن کو transmit کیا ہے۔ صرف اس وجہ سے اس کو بلیک آؤٹ کیا کہ ہم نے صرف recommendation کی تھی کہ آپ پولیٹیکل opponents کو ایمرجنسی کے اختیارات کے تحت victimize نہ کریں۔ میں التجا کرتا ہوں کہ اس کو Privileges Committee کو ریفر کریں، منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں، اس کو پھر وہاں پر investigate کیا جائے کہ who is culprit in this case?

Mr. Mushahid Hussain Syed: I assure the honourable Member of theParliament that it is PTV's duty to cover all aspects of parliamentary activity including activities of the committees, if there has been oversight.

یہ کوئی lower level کی نالائقی ہو گی اور اگر کوئی ایسی بات ہوئی تو میں sort out کر لوں گا۔

Mr. Presiding Officer: Matta Sahib, for that there must be a regular motion, if you want to treat it as a privilege motion then there should be a regular motion. Yes, Iqbal Haider Sahib.

سید اقبال حیدر: جناب والا ! اس میٹنگ میں مجھے بھی شرکت کرنے کا اعزاز ملا تھا۔ اس میں اتفاق رائے اور تبادلہ خیال کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ اخبارات میں یہ پریس ریلیز خصوصی طور پر جائے کہ ایمرجنسی کے استعمال اور بنیادی حقوق کی معطلی کو ہم انسانی حقوق کے منافی سمجھتے ہیں اور حکومت پر یہ زور دیتے ہیں کہ ان غیر معمولی ناجائز اختیارات کو اظہار رائے کو دبانے یا انتقامی کارروائی کرنے کے لئے استعمال نہ کیا جائے۔ یہ بہت ہی اہم ، متفقہ قرارداد تھی Human Rights کی کمیٹی کی اور اس قرارداد کو موجودہ ماحول میں دبانے سے یہ واضح تاثر ملتا ہے جناب چیئرمین! کہ جن خدشات کا اظہار اس فیصلے میں کیا گیا ہے شاید حکومت بضد ہے ان خدشات پر عمل پیرا ہونے پر اور ان خدشات کو صحیح ثابت کرنے پر۔ اگر یہ نہیں ہوتا تو یہ ایک اہم ترین پیرا اس میں سے حذف نہیں کیا جانا چاہیئے تھا۔ اور اس کے لئے نہ صرف یہ کہ اس کو privilege committee میں پیش کیا جائے بلکہ کیونکہ چیئرمین پی ٹی وی بھی اس کمیٹی میں اس وقت موجود تھے تو اس میں لاعلمی کا امکان نہیں ہوتا۔ معزز ممبر سینیٹ اور معزز ممبر Committee on Human Rights اور چیئرمین پاکستان ٹیلی ویژن بذات خود بنفس نفیس اس کمیٹی میں موجود تھے اور انہوں نے floor of the House پر کل بھی یہ غلط تاثر دیا۔ میں اپنے الفاظ میں احتیاط کا استعمال کروں گا کہ جیسا کہ ان کو تو جیسی press release ملی تھی وہ انہوں نے پڑھ دی تھی۔ یہ اتنا بڑا غلط بیان دینا نازیبا ہے اور ان حالات کی روشنی میں جناب چیئرمین ، اس معاملے کو privileges committee میں آپ اپنے صوابدیدی اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے اسے فوراً آج ہی refer کریں formal motion Matta Sahib کا ضروری نہیں ہے۔ ہم سب ہم خیال ہیں، ہم رائے ہیں اور آپ House کی sense لے لیں کہ یہ privileges committee میں جانا چاہیئے کہ نہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: مٹہ صاحب۔

جناب بشیر احمد مٹہ: جناب آپ بہت experience رکھتے ہیں۔ آپ اس کو بہتر جانتے ہیں you are one of the eminent lawyer in this House آپ کو پتہ ہے کہ اگر ہم یہ

نہیں کریں گے تو کیسے parliamentary system اس ملک میں چلے گا۔ خود tradition develop وہ موجود تھے بلکہ میں یہاں تک کہوں گا کہ ٹیلی ویژن والوں کو جب پتہ چلا کہ ان کے چیئرمین صاحب لیٹ آئے ہیں تو دوبارہ آ کر انہوں نے ان کی تصویر لے لی۔ because he happens to be the Chairman of this corporation اچھا ان کی تصویر دوبارہ لی گئی پھر بھی وہ بھول گئے۔ کس چیز کو بھول گئے Human Rights کی meeting کو اور کس وقت جب fundamental rights اس ملک میں suspended ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: مسٹر صاحب جہاں تک merit کا تعلق ہے وہ الگ بات ہے۔ میں تو صرف یہ عرض کر رہا ہوں آپ آج موشن دیں یہ Monday کے دن جب next day آئے گا۔ اس روز یہ take up کر لی جائے گی۔

Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman, I draw your attention to the proviso to Rule 61 which says that "provided, " now you have to look at the urgency of the matter, the importance of the matter and then you have to come to a conclusion. The proviso of 61 is, "provided that the Chairman may, if he is satisfied about the urgency of the matter , allow a question of privilege to be raised at any time during the course of the sitting after the disposal of question." Now it is your discretion, keeping in mind the urgency of the matter. Now why I am laying emphasis on the word "urgency of the matter" is that the point in question relates to the expression of the views of the Committee on Human Rights on the question of suspension of fundamental rights given in the Constitution of Pakistan. Now the Committee is a reflection of the thought of the House. That committee passes a resolution. That resolution is then in turn communicated to PTV through an Official Press Release. Now all other parts of that press release are given accommodation over the state owned Television Media. But that question which relates to the proclamation of emergency, that portion which

relates to the question of suspension of Fundamental Human Rights, which is expressing the views of the committee and is a reflection of the views of this House, that portion is deliberately suppressed.

Now the matter does not end here, the gravity of the matter does not end here but when the honourable member or then Presiding Officer of the Committee raises this question on the floor of the House i.e. yesterday, the Honourable member and the Chairman PTV stands up and makes a categorical statement that had the press release been given to us, we would have broadcast the press release as it was.

Now, the Honurable Chairman , he is honourable member of this House. I am ready to give him the benefit of the doubt . May be he does not know but that means that there are certain echelons, may be it is the Director News, Mr. Lodhi , who has a history of being born in the lap of Martial Law, so may be it is he who has suppressed this, who has suppressed the views of the House. May be its he who has done that.

So, it is a matter of grave urgency. This matter, you have to use your discretion, sir. A formal motion can follow. There is no set procedure to that. I would beseech you that you use your discretion given to you under the proviso of Rule 61, refer this matter to the Standing Committee. Let it be noted that at what level the PTV Chairman may not be involved . I am sure he is not involved. The lower level staff, the Director News, the Consultant News, who is getting a pay package, he probably is the one who suppressed this news but nobody can be allowed to suppress the views of this House and the Committee is a reflection of the views of this House. So, therefore, sir, I would most humbly submit that use your discretion.

Mr. Presiding Officer : Minister for Information.

Mr. Mushahid Hussain Syed: This Government has never feared criticism from any quarter, particularly from the Honourable members of the Opposition who have been given more opportunity to present their perspective on television and radio, ever in the past for any opposition and in any democratic governemnt in Pakistan.

Yesterday, I invited Khurshid Shah and Naveed Qamar to have a debate on Kala Bagh Dam, to which they agreed with Raja Nadir Pervez which is to be shown on television. So, there is absolutely no problem on that and we had a three days marathon session, joint session of the Parliament on emergency.

جہاں opposition نے کافی رگڑا دیا گورنمنٹ کو۔ ٹکا کے attack کئے - and they were

mentioned on the television. دوسری بات یہ ہے کہ یہ جو بات کر رہے ہیں this Director

News is not Azhar Lodhi, he is Shakoor Tahir, by the way.

(interruption)

جناب مشاہد حسین سید۔ وہ تو نظریاتی سرحدوں کا دفاع کرتے ہیں ۔ ان کا اور رول

ہے۔ وہ Director News نہیں ہیں ۔

I want to assure the honourable members, there is absolutely no problem of that. Mr. Bashir Matta, Raza Rabbani Sahib or anybody else, they are free to express their views. It is small thing.

اس میں بڑی بات نہ کی جائے ۔ ہم نے مان لیا ہے کہ یہ کوئی چھوٹے لیول پر کوتاہی ہوئی ہوگی۔

We will sort it out. آپ کا coverage ہو رہا ہے۔ ہم opportunity دے رہے ہیں all

because we do not believe in concealing the truths. Otherwise our issues کو

credibility will be smashed. اور ہم وہ نہیں چاہتے۔

Mr. Presiding Officer : Just a minute please. I think that for

Privilege Motion to be taken at once and be referred to the Committee. It is always better that you draft it. I direct that it may be placed on the agenda on the next working day. If you give the motion in writing, that will contain all the things which you want to bring on record othrwise it is all vague and I think we should not set this precedent and I direct that whatever motion you will give today, that will be placed on the working day.

Mr. Bashir Ahmed Matta: Thank you very much.

شیخ رفیق احمد: جناب مشاہد حسین صاحب یہ وعدہ کرلیں اور اس وعدے کو پورا بھی کریں کہ ٹیلی وژن پر یہ خبر آ جائیگی کہ یہ خبر اس دن آنی چاہیئے تھی، کسی وجہ سے رہ گئی ہم اس خبر کو repeat کر رہے ہیں۔

جناب مشاہد حسین: پرانی خبر repeat نہیں ہو سکتی۔ جو غلط بات ہے وہ غلط بات ہے۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر: شیخ صاحب Privilege Motion پھر واپس ہو جائے گی۔ پھر نہیں آئے گی تو پھر فائدہ کوئی نہیں۔ مسٹر زاہد خان۔

(مداخلت)

جناب پریذائڈنگ آفیسر: اگر Privilege Motion نہیں آنی تو پھر اس کے لئے کوئی اور تجویز ہے تو پھر بے شک فرمائیے۔ زاہد خان، آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد زاہد خان۔ جناب میرا جو پوائنٹ ہے وہ بہت اہم ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ یہ کوئی اور ہے یا اس سے متعلق ہے۔

جناب محمد زاہد خان۔ نہیں جناب، یہ کوئی اور ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ اور ہے تو پھر اس کو نمٹا لیں۔ یہ ختم ہو گیا ہے۔ آپ اس کے متعلق کچھ نہیں فرمانا چاہتے۔ وہ اور ہے۔

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ اسی سے متعلقہ ہے کہ جب سینٹ میں صدر کا انتخاب ہو رہا تھا تو اس وقت پاکستان مردہ باد، صدر مردہ باد کے نعرے لگائے گئے اور ہمارے ایک باعزت راہنما نے اخبار میں statement دیا تھا۔ اس وقت ہمارا بھی استحقاق مجروح نہیں ہوگا۔ اس لئے ہمیں بھی موقع دیا جائے کہ ہم بھی پرویلج موشن move کر سکیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ آپ پرویلج موشن جو مرضی لائیں۔ جی مسٹر زاہد خان۔

جناب محمد زاہد خان۔ جناب میرا جو پوائنٹ آف آرڈر ہے۔ وہ اس ہاؤس سے متعلق ہے اور آج کے خبریں اخبار کی یہ خبر ہے۔ میں ذرا ایک دو لائنیں پڑھ کر سنانا چاہتا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ اس کے بعد حبیب جالب صاحب آپ کو ٹائم دوں گا۔

(مداخلت)

جناب حبیب جالب بلوچ۔ دوسرے جاوید عباسی صاحب تھے اور تیسرا میں کھڑا تھا، دس پندرہ منٹ سے میں دیکھ رہا ہوں۔ آپ کی نظریں اس طرف جا ہی نہیں رہیں۔

III Re: Dissolution of Senate.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ زاہد خان کے بعد آپ کو ٹائم ملے گا۔ زاہد خان۔

جناب محمد زاہد خان۔ یہ آج کے "خبریں" اخبار کی خبر ہے۔ سینٹ کے خاتمے کے لئے، ۲۰ ارکان نے وزیر اعظم سے دو ٹوک بات کی ٹھان لی، سینیٹر رفیق رجوانہ نے ایک ڈرافٹ لکھوایا ہے۔ جس میں وزیر اعظم سے خبر کی وضاحت کے لئے کہا گیا ہے۔ جناب والا، اس کی detail پھر آگے ہے۔ وہ میں پڑھوں گا تو ہاؤس کا وقت ضائع ہوگا۔ یہ ایک تشویشناک خبر ہے اور یہ حکومتی ذرائع سے نکل آئی ہے۔ اس میں آگے لکھا گیا ہے۔ سینٹ کے خلاف کہ سینٹ کو ختم کیا جا رہا ہے۔ رجوانہ صاحب بیٹھے ہیں وہ اس کی وضاحت بھی کریں گے۔ اس سے پہلے میں یہ عرض کروں گا کہ پرائم منسٹر صاحب کے قومی ایجنڈے کی جو تقریر تھی وہ بھی مشاہد حسین صاحب لکھتا ہے۔ اس کی بھی وضاحت کی جائے۔ وہ جو تقریر کی تھی اس میں بھی یہ کہا گیا تھا۔ میں قانون نیشنل اسمبلی سے بنوا کر اس پر عمل کروں گا۔ یعنی سینٹ کو بائی پاس کیا گیا تھا۔ یہ جو خبر ہے اس سے اس خبر کی تائید ہوتی ہے اور اس میں آگے لکھا گیا ہے۔ ذکی صاحب نے کہا ہے کہ یہ ڈرافٹ

آپ پرائم منسٹر صاحب کو نہ بھیجیں۔ میں زبانی ان سے بات کر لوں گا۔ تو جناب والا' ایسی خبریں آنے سے اس ہاؤس کا وقار مجروح ہوا ہے۔ اگر واقعی یہ خبر ہے تو پرائم منسٹر آ کر اس ہاؤس سے معافی مانگیں یا اگر نہیں تو یہ کہیں کہ یہ خبر کیسے آ گئی ہے۔ ان کے خلاف کیا ہو رہا ہے؟ اس ہاؤس کے خلاف کیا سازش ہو رہی ہے؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ سب کو وقت ملے گا۔ حافظ صاحب آپ بھی اسی کے متعلق فرمانا چاہتے ہیں۔

جناب مشاہد حسین سید۔ جواب تو سن لیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ وہ جواب نہیں سننا چاہتے۔ وہ چاہتے ہیں۔۔۔

(مداخلت)

قاضی محمد انور۔ جناب حافظ صاحب بول لیں۔ اس کے بارے میں میرے پاس انفارمیشن ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ قاضی صاحب ایک ایک موشن پر چار چار ممبر بولنا شروع کر دیں تو مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ پھر جالب صاحب ناراض ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب ناراض ہوتے ہیں۔ ان کے معاملات بھی ہیں۔

قاضی محمد انور۔ undoing of the Senate. اس پر بات کرنا چاہتے ہیں اس پر بات کریں گے۔ وہ ہم ثابت کریں گے کہ ان کے ایجنڈے میں ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ پھر حافظ صاحب اسی کے متعلق فرمائیے۔

حافظ فضل محمد۔ اسی کے متعلق۔ جناب چیئرمین صاحب! کافی عرصے سے اخبارات میں وقتاً فوقتاً اس قسم کی خبریں آ رہی ہیں کہ سینٹ کو ختم کیا جا رہا ہے۔ جناب عالی، ہم اس وجہ سے آپ یقین کیجئے، میں حلفاً کہتا ہوں کہ اس بنیاد پر نہیں کہ میں ایوان کا رکن ہوں۔ اس حوالے سے میں اس کی تائید یا اس کی مخالفت' اس کے ختم ہونے میں واویلا کر رہا ہوں۔ بلکہ آپ بہتر جانتے ہیں کہ پاکستان ایک کثیر القومی ملک ہے اور یہ واحد ایک ایسا ادارہ ہے کہ اس میں تمام صوبوں کی ایک حد تک مساوی نمائندگی موجود ہے۔ اس ایوان کی وجہ سے اس ملک میں ایک وحدت اور اخوت

موجود ہے ۔

جناب عالی آپ بہتر جانتے ہیں کہ اس قومی اسمبلی میں تو فقط پنجاب تین صوبوں سے بہت ہی زیادہ ہے۔ اگر اس ایوان کو ختم کر دیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ پاکستان کی تقسیم کرنے کے لئے پاکستان کو تحلیل کرنے کے لئے وہ باقاعدہ ایک منصوبے پر ایک ایجنڈے پر کام کر رہے ہیں۔ پھر اگر وہ ختم کرنا چاہتے ہیں خدا نہ کرے کہ ایسا ہو ' ہماری ان سے یہ درخواست ہے کہ وہ ایسے طریقے سے پاکستان کو تقسیم کرلیں کہ ہمیں نہ مروائے۔ ہمیں تباہ نہ کرے۔ اگر وہ اس کو تقسیم کرنے کے درپہ ہیں' ہمیں نہ مروائے۔ ہمیں پہلے سے بتا دے کہ ہم نے تقسیم کرنا ہے ۔ اس وجہ سے ہم اس پرسخت احتجاج کرتے ہیں ۔ ہمارے وزراء اس کی سختی سے تردید کریں ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔جناب مشاہد صاحب ۔

Mr. Mushahid Hussain Syed: I'll just sort it out. Sir, there are two aspects to this issue. No.1. Let's not carry the joke too far. There is absolutely no base, no foundation, no fact in this so-called news item.

یہ مہربانی کرکے rumour کو information نہ بنائیں ۔ اس کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا ۔ It's part of parliament. یا تو سب کو چھٹی ہو جائے یہ کیسے ہو سکتا ہے You can't have a woman who is half pregnant. It's like saying a woman is half pregnant کہ وہ بھی ہو وہ بھی Parliament means Senate, National Assembly, everybody. تو یہ مذاق کی بات نہ کریں کہ سینیٹ کی چھٹی ہو جائے گی ۔ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ There is no question of that. زاہد خان صاحب ہمارے دوست ہیں ہمارے بھائی اور ساتھی ہیں ۔ جمہوریت کے لئے انہوں نے بڑی struggle کی ہے۔ We are all here to stay. اور یہ سینیٹ کی بات تو مذاق ہے ایک joke ہے It's a joke. And I'm sorry that we are taking this joke too far to discuss even like that. It's constitutionally not possible.

Mr. Presiding Officer: I think Qazi Sahib it clarifies the matter now.

جناب مشاہد حسین ۔ اور کیا جناب سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جناب ایسی کوئی بات

نہیں ہے ۔ اگر اخباری خبریں سننی ہیں تو اخبارات میں بڑی آجکل خبریں آ رہی ہیں۔

Qazi Mohammad Anwar: Sir, we would have been satisfied with the statement, had the record not been otherwise.

ہوا ایسے جناب کہ جب یہ حکومت نئی نئی بنی. تو ہم ان کے ساتھی تھے ۔ میٹنگ ہوا کرتی تھی آپ

بھی اس میں کبھی کبھی آیا کرتے تھے ۔ ایک دن ایسا ہوا We were invited by the Prime

کوئی وہ بل لانا چاہتے تھے جس Minister. Habib Jalib is here, Chaudhary Nisar is here.

کو ہم oppose کر رہے تھے We will not agree with you. ہم نے کہا کہ ہم نہیں مانیں گے۔

انہوں نے کہا کہ اچھا جی جائیں۔ بیٹھیں جی چوہدری غفور کے ساتھ دوسرے جو پرانے لاء منسٹر ہیں

We couldn't agree. At that time there was that Anti Terrorist activity. We were not agreeing with the initial stage. One day the Prime Minister called us and it was very strange.

پرائم منسٹر نے اپنے گھر میں کہا کہ ایسا نہیں ہوسکتا کہ سینٹ کی پاورز ختم کردی جائیں ۔

(interruption)

Mr. Presiding Officer: Order please.

Qazi Mohammad Anwar: Sir I'm quoting the Prime Minister on authority. What he said,

انہوں نے کہا کہ مجھے کہا گیا ہے کہ انڈیا میں ایسا ہے کہ جب کبھی کوئی بل لوک سبھا پاس

کرے تو اسے راجیہ سبھا پاس نہ کرے ۔ تو اس صورت میں the bill will go to the joint

session and it will be passed. Next day I went again in a meeting and I took the

اور میں نے چوہدری نثار کو کہا کہ آپ نے کل یہ کہا تھا تو انہوں نے کہا Indian constitution.

کہ میں نے تو پرائم منسٹر کو advise نہیں کیا ۔ I'm quoting. He said I've not said this.

میں نے کہا کہ انڈین آئین میں تو ایسا نہیں ہے I put the Indian constitution to the Prime

Minister in his house. کہ جناب کل جو آپ نے کہا تھا there is no such provision in the

Indian constitution. تو انہوں نے کہا کہ نہیں قاضی صاحب، پھر کب تک یہ چلے گا ۔ ہم نیشنل

اسمبلی سے ایک بل پاس کرکے لائیں گے ۔ اور سینٹ ہمیں approve نہیں کرے گا۔ How can we go with this Senate?

(interruption)

Qazi Mohammad Anwar: He had these designs. I am making this categorical.

Mr. Presiding Officer: No Qazi Sahib there is a categorical statement from the government.

(interruption)

Mr. Presiding Officer: This news item has been denied by the government.

(interruption)

Mr. Presiding Officer: I cannot compel any member to attend the House. Please take your seats. I give the floor to Mr. Rajwana. Yes, Rajwana Sahib.

Malik Muhammad Rafiq Rajwana: You have given floor to me sir.Let me explain it, sir.

محترم زاہد خان صاحب نے جو حوالہ دیا ہے خبر کا، یہ بالکل غلط خبر ہے نہ ہی ایسی کوئی بات ہوئی ہے۔ یہ میرے نام سے منسوب ہے . let me explain it sir یہ کوئی طریقہ نہیں ہے مجھے بات کرنے دیں۔ میرے ساتھ منسوب ہے مجھے بات کرنے دیں I have a right to explain it جناب میری بات کیوں نہیں سنتے یہ لوگ۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ رضا ربانی صاحب آپ سنیئر پارلیمنٹیرین ہیں ، آپ سے تو میں یہ توقع نہیں رکھتا ،آپ تشریف رکھیں ،آپ کی بات ہو چکی ہے ۔ بات deny ہو چکی ہے۔

گورنمنٹ نے deny کر دی ہے اس لئے آپ تشریف رکھیں ۔پلیز تشریف رکھیں ۔

Malik Muhammad Rafique Rajwana: Sir, I have a right to explain. News has been there with my reference. With all due respect to my learned friend that I have a right to give an explanation over that news. Kindly listen to me. Please have a seat. Thank you very much, I shall be grateful sir, give me an opportunity to explain sir.

اگر آپ تشریف رکھیں تو میں بڑا مشکور ہوں گا آپ کا 'زاہد خان صاحب کی اس خبر کے حوالے سے فلور آف دی ہاؤس پر یہ بات کہتا ہوں کہ یہ خبر غلط ہے ۔میری بات سن لیں۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ آپ تشریف رکھیں میں نے ان کو فلور دیا ہے 'میں نے ان کو فلور دیا ہے آپ تشریف رکھیں This is not the way عباسی صاحب تشریف رکھیں I would request the Leader of the Opposition that there should be decorum in the House. I would request Mr. Aitzaz Ahsan to intervene in the matter. Let Mr. Rajwana explain.

چوہدری اعتراز احسن۔ رجوانہ صاحب کو سن لیتے ہیں اس کے بعد پھر-----

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ تشریف رکھیئے۔

Malik Muhammad Rafiq Rajwana: I am grateful to Mr. Aitzaz for this intervention, sir. thank you very much.

جناب میں زاہد خان صاحب کا نام اس لئے نہیں لے رہا کہ یہ خبر کوئی انہوں نے بتائی ہے میں یہ کہہ رہا ہوں کہ انہوں نے " خبریں" اخبار کے حوالے سے جو میرے نام سے منسوب خبر کی بات کی ہے۔ میں On this floor of the House I say that it is a false news. اس میں کوئی صداقت نہیں ہے۔ ہماری ایک پارلیمنٹری میٹنگ تھی اپنی پارٹی کی حلیف جماعتوں کی' اس میں ہمارے جو پرابلمز ہیں سینیٹرز کے اپنے ترقیاتی فنڈز کے' وہ باتیں ہوئیں۔ اس میں یہ بات چل رہی تھی کہ اس

سلسلے میں We should talk to the Prime Minister. اب بات یہ ہے کہ خبریں اخبار والے میں نے نہ تو کسی رپورٹر کی شکل دیکھی ہے جس نے یہ خبر چھاپی ہے نہ میں کسی سے ملا ہوں So on the floor of this House I say with all humble request to all my learned palimentarians on the other side that kindly , I would request that don't believe on this news.

میری بات تو سن لیں پلیز ، میں آپ سب حضرات کے بعد سینٹ میں آیا ہوں تو مجھے ایسی تربیت دیجئیے کہ میں آپ کے نقش قدم پر چل سکوں۔

Mr. Presiding Officer: Please address the Chair.

ملک محمد رفیق رجوانہ ۔ جناب میں عرض یہ کر رہا تھا کہ اس خبر میں کوئی صداقت نہیں ہے۔ اب بات یہ ہے کہ جس آدمی سے یہ خبر منسوب ہو وہ فلور آف دی ہاؤس پر کہہ دے اور منسٹر صاحب نے بھی کہہ دیا کہ خبر غلط ہے۔ دوسرے بھی حضرات اس میٹنگ میں موجود تھے۔ اس کے بعد کیا اس بات پر، اس ایشو پر بحث کی گنجائش رہتی ہے؟ میں گزارش کروں گا معزز ممبران سے معزز پارلیمنٹرین سے کہ جب ایسی وضاحت آ جائے تو پھر اس خبریں اخبار کی اس خبر پر یقین نہ کیجئیے، اپنے دوستوں پر یقین کیجئیے۔ کل کو یہ نہ ہو کہ ایسی Situation میں ہم بھی آپ کی بات پر یقین نہ کریں ،اس میں کوئی صداقت نہیں ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ ایک منٹ جی ، اعتزاز احسن صاحب میں عرض کروں کہ میں نے یہ پوچھا تھا کہ یہ معاملات جو ہیں اور بھی معاملات بھی ہیں ڈاکٹر صاحب پیش کرنا چاہتے ہیں، حبیب جالب صاحب پیش کرنا چاہتے ہیں لیکن ممبرز interested ہیں کہ اس مسئلے پر ہی بات ہو ۔ آپ نے اور مسئلہ فرمایا تھا ،

چوہدری اعتزاز احسن۔ وہ بعد میں کرلیں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ ڈاکٹر حئی صاحب ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ ۔ بہت مہربانی چیئرمین صاحب! میں آپ کا مشکور ہوں آپ ہم پر بھی کبھی کبھی مہربانی فرماتے ہیں مہربانی زیادہ کیا کریں تو بہتر ہے۔ ہم درویش لوگ ہیں کیسے

کریں گے، آپ کو سمجھانے کے لئے بھی مسئلہ بن جاتا ہے۔ دیکھیں جناب چیئرمین صاحب! میں آپ کا مشکور ہوں پھر بھی آپ نے ہم پر مہربانی کی ،تو بنیادی بات یہ ہے کہ میری نظر میں قاضی صاحب نے جو مسئلہ اٹھایا ہے وہ غیر اہم نہیں ہے اور حقیقتاً یہ اہم ہے اس لئے کہ ہمارے ملک میں یہ ایک مزاج چلا آ رہا ہے کہ ابھی تک حقیقت میں ہم نے وفاقی طرز حکومت یا وفاقی پارلیمانی نظام کو ہمارے حکمرانوں نے قبول ہی نہیں کیا ہے' یہ باتیں اس ملک کے اندر ایسے نہیں آتی ہیں۔ یہ feelers چھوڑے جاتے ہیں بامقصد طور پر۔ یہ ایسے ہی اخبار والے کی خبر نہیں ہے کہ اس نے از خود دیا ہو۔

پرابلم یہ ہے جناب والا! کہ یہاں صدارتی نظام کی بھی باتیں ہوتی ہیں' یہاں وفاقی طرز پارلیمانی نظام کو واحدانی طرز پر چلایا جاتا ہے۔ یہاں پارٹیوں کو ایک آمرانہ طرز پر چلانے کا ایک مزاج ہے۔ یہ ساری چیزیں موجود ہیں۔ یہ ایسے ہی باتیں نہیں آتیں اور ابھی یہ جو مسئلہ ہے دیکھیں جناب والا! یہ بڑا اہم مسئلہ ہے میں اس لحاظ سے کہتا ہوں کہ ایک حکمران پارٹی کے اتحادی ایک اہم رکن مینبجو ممبر سینٹ آف پاکستان ہیں۔ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ اگر انہوں نے یہ بات کہی ہے کہ یہ بات ہم نے خود سنی ہے کہ جناب وزیراعظم صاحب سے کہ جناب یہ سینٹ ہمارے لئے مشکلات پیدا کرتا ہے۔ میں اپنے تجربات آپ کو بتاؤں آپ کو اپنے تجربات سے میں آگاہ کرنا چاہتا ہوں۔ میں 1970 سے قومی اسمبلی میں آیا ہوں۔ یہاں یہ مصیبت ہے کہ حکمرانوں کو تنقید پسند نہیں ہے، حکمران کہتے ہیں کہ جو لفظ ہمارے منہ سے نکلے وہ حرف آخر ہے وہ قانون ہے اس کو پاس ہو جانا چاہیئے۔ یہ کوئی مذاق ہے۔ جمہوریت کی بات کرتے ہیں جمہوری اداروں کی بھی بات کرتے ہیں اور پھر یہ بھی خواہش رکھتے ہیں کہ ہماری بات حرف آخر ہو۔ اس ملک کے اندر کوئی بھی چیف ایگزیکٹو ہو اس کا رویہ یہی رہا ہے۔ آمرانہ رویہ رہا ہے وہ کہتے ہیں کہ ہماری اپنی پارٹی بھی دبی رہے اپنی جماعت بھی اور ملک کے چودہ کروڑ عوام صم بکم' میں اسی پر آتا ہوں جناب والا! اس وفاقی پارلیمانی نظام کے لئے بہت بڑی جد و جہد ہوئیں ہیں۔ اس ملک کے ہزاروں سیاسی کارکنوں نے اس جمہوریت کے لئے اس وفاقی پارلیمانی نظام کے لئے قربانیاں دی ہیں۔ ہم پہلے سے سینٹ کے اختیارات سے مطمئن نہیں ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ کثیر القومی ملک ہے جب کثیرلقومی ملک ہے تو ہم ان اختیارات کو بڑھانا چاہتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ سینٹ کو مالی بل کے اختیارات ہونا چاہئیں چہ جائے کہ کوئی اس کی چھٹی کرے۔ ہم کہتے ہیں کہ رونے دھونے کا تو موقع ملتا ہے اگر اس کو اختیار نہیں ہیں تو

کم از کم سینٹ میں رونے کا موقع ملتا ہے، وفاق کی جو دوسری وحدتیں ہیں، چھوٹی وحدتیں ہیں، وہ اپنی بات یہاں لاتی ہیں۔

اگر یہ صورتحال ہے تو میں آپ سے اور معزز ایوان سے یہ عرض کروں گا کہ کسی وفاقی وزیر کی وضاحت سے یہ مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ بالکل سیدھی سادی بات ہے، کسی بھی وفاقی وزیر بشمول مشاہد حسین صاحب، میرے مہربان ہیں ان سے یہ وضاحت نہیں ہوگی جب تک کہ وزیر اعظم صاحب بہ نفس نفیس، خود آ کر اس ایوان کو اعتماد میں لیں کہ میں ایسی کوئی بات نہیں کروں گا، یہ مطالبہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ پورے ایوان کا مطالبہ ہے کہ وزیر اعظم محمد نواز شریف صاحب بہ نفس نفیس اس معزز ایوان میں تشریف لائیں اور ایوان کو اعتماد میں لے کر کہیں کہ ہم اس ملک میں وفاقی طرز کا پارلیمانی نظام چاہتے ہیں اور سینٹ کے ادارے کو ختم نہیں کرنا چاہتے۔ اس کے بغیر مشاہد صاحب جتنی بھی وضاحتیں دیں ہم مطمئن نہیں ہوں گے، کوئی مطمئن نہیں ہوگا، کوئی چھوٹی وفاقی وحدت چاہے سندھ ہو، بلوچستان ہو، صوبہ سرحد ہو، کوئی مطمئن نہیں ہو گا۔۔۔

Mr. Presiding Officer: I would like to talk to the Leader of the Opposition. Please take your seat.

چوہدری اعتزاز احسن۔ جناب میری گزارش صرف یہ ہے کہ ۔۔۔۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ نہیں میں پہلے عرض کرلوں پھر آپ جواب دے دیجئیے گا۔ سوال یہ ہے کہ یہ مسئلہ منہ صاحب نے اٹھایا تھا۔ اس کے بعد طے یہ ہوا تھا اور میں نے یہ directionدی تھی کہ آپ in writing اس motion کو دے دیں، یہ motion next working day پر آئے گی اور یہ refer کرنے سے پیشتر کہ یہ motion بڑی important motion ہے، اس motion کو refer کرنے کے لئے in writing ہونا چاہیئے اور اس موشن پر Privilege Committee پرسوں فیصلہ کر لے گی، انہوں نے اس سے agree کیا تھا۔ اس کے بعد پھر یہ debate_________

(مداخلت)

میاں رضا ربانی۔ جناب چیئرمین صاحب! یہ motion الگ ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ آپ کیا چاہتے ہیں کہ اسی پر سارا دن بحث کریں تو پھر کریں بحث ، کریں بحث، اس پر بحث کریں ، جی اقبال ظفر جھگڑا صاحب۔

انجنیئر اقبال ظفر جھگڑا۔ جناب چیئرمین صاحب ! قاضی صاحب ایک ذمہ دار سینیٹر ہیں اور انہوں نے ایسی غیر ذمہ دارانہ بات یہاں پر کی ہے جو کہ ریکارڈ پر نہیں ہے ۔ اگر یہ بات کہیں ان کے پاس ریکارڈ پر موجود ہے تو وہ پیش کریں۔ دیکھیں جی یہ ہماری allied party کے ممبر تھے ، ان کے ساتھ meetings ہوتی تھیں، کئی چیزیں discuss ہوتی تھیں لیکن ریکارڈ پر اگر کوئی بات ہوتو اسے پیش کریں ، اس پر ہم ہرقسم کا جواب دیں گے۔ Off the record ایسی بہت سی باتیں ہوتی ہیں، یہ غیرذمہ دارانہ بات ہے اور ایسے ذمہ دار آدمی سے ہم کبھی یہ expect نہیں کرتے تھے کہ وہ اتنی غیر ذمہ دارانہ بات کریں گے۔ ان پر اعتماد کر کے اگر Prime Minister نے کوئی بات کی تھی تو وہ یہاں کرنی ہی نہیں چاہیئے تھی۔

Mr. Presiding Officer: Please take your seat. Yes, Mr. Aitzaz Ahsen.

چوہدری اعتزاز احسن۔ جناب پہلی چیز تو آپ یہ دیکھیں کہ آپ نے سوال مجھ سے کیا ہے اور اُدھر سے فاضل دوست کیوں بولتے ہیں۔ دوسری گزارش یہ ہے کہ معاملہ ایسا ہے کہ جس پر ابھی دو چیزیں ہیں ، ایک تو قاضی انور صاحب کا اپنا بیان مکمل نہیں ہوا تھا، بیچ میں اُدھر سے بات شروع ہوئی اس کے ردِعمل میں اِدھر سے ظاہر ہے کچھ نہ کچھ ہونا ہی تھا۔پھر آپ نے مسعود کوثر صاحب کو recognize کیا ہوا ہے ۔ یہ دوست ایسے ہیں جن کی ہم پوری بات سن تو لیں۔ قاضی انور صاحب کو اگر یہ کہا گیا ہے کہ آپ کے پاس ریکارڈ ہے تو بتائیں۔ جو بیان یہاں دیا جاتا ہے وہ خود ایک ریکارڈ پیدا کرتا ہے، وہ ریکارڈ ہے۔ اگر ایک فاضل معزز سینیٹر یہاں اس فلور پر کھڑے ہو کر ایک بات کرتے ہیں کہ ایک میٹنگ ہوئی تھی جس میں اور بھی senators تھے۔ حاجی عبدالرحمان صاحب ، حبیب جالب صاحب اور قاضی انور صاحب بھی تھے وہاں کوئی ایسی بات ہوئی ہے تو ہمیں اب گورنمنٹ کے minutes لانے کی ضرورت نہیں ہے کہ ہم minutes لائیں اور ہم ان کو تحریراً دکھائیں کہ وزیر اعظم صاحب نے کوئی ایسی بات کی ہے ۔ بات بڑی serious ہے ۔ بات اس ہاؤس کی ساخت سے ، بنیاد سے تعلق رکھتی ہے ، Privilege Motions, Adjournment

Motions دیگر motions تب ہوں گی جب ہاؤس ہوگا ۔ اگر ہاؤس ہی نہیں ہو گا تو دیگر کوئی ضوابط کار یا کوئی معاملہ، کوئی کارروائی کسی کام کی نہیں ہوگی۔

اس لئے جب آپ یہ فرماتے ہیں کہ اس پر بھی موشن لائیں۔ خدارا قاضی انور صاحب نے، زاہد خان صاحب نے، مٹھ صاحب نے جو ایشو raise کیا ہے، جو معاملہ اٹھایا ہے اس کی وضاحت کے لئے اگر تو محترم وزیر یہ کہہ دیں کہ کل یا پرسوں یا اپنی پہلی فرصت میں خود جناب محترم وزیر اعظم یہاں آکر ان کا جو مدعا ہے وہ بیان کردیں گے۔ میں اسی وقت اپنے سب ساتھیوں سے درخواست کروں گا کہ بحث ہماری ختم ہے۔ وزیر اعظم کی طرف سے commitment آ گئی ہیں، وہ خود آکر بات کریں گے۔ جب تک وہ آکر اس ہاؤس میں بات نہیں کرتے کہ اس کو رکھنا ہے، نہیں رکھنا ہے، اس کے پر کاٹنے ہیں، اس کی زباں بندی کرنی ہے۔ اس کے ساتھ کیا طریقہ کار استعمال کرنا ہے۔ اگر تو وہ کہہ دیتے ہیں۔ ابھی کہہ دیں کہ وزیراعظم آئیں گے۔ He is the leader of the House. PM is the leader of this House. تو وہ آکر کہہ دیں۔ ہم کوئی اور بات نہیں کریں گے۔ منتظر رہیں گے کہ کب وزیر اعظم آتے ہیں۔ نہیں تو قاضی انور صاحب نے اپنا بیان مکمل نہیں کیا ہے۔ آپ نے recognize کیا ہے مسعود کوثر صاحب کو بھی، کچھ اور سینیٹرز بھی اس پر بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی ہاں۔ میں نے جاوید اقبال صاحب کو بھی موقع دینا ہے۔ٹھیک ہے۔ .It is open for all جاوید اقبال صاحب۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میں سب کو ٹائم دوں گا لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ dictate کرایا جائے۔میں سب کو ٹائم دوں گا۔ عباسی صاحب کو بھی دوں گا۔ قاضی انور صاحب کو بھی دوں گا۔ مسعود کوثر صاحب کو بھی دوں گا۔ میں ضرور ٹائم دوں گا۔جی جاوید اقبال صاحب۔

حاجی جاوید اقبال عباسی: قائد حزب اختلاف نے جیسا کہ بات کی۔ یہ بات آئینی ہے اور آئین کا ایک حصہ ہے کہ سینٹ کو اگر ختم کیا جائے گا تو پھر دو تہائی اکثریت کے ساتھ سینٹ میں بات آئے گی اور پھر وہ ہم پر منحصر ہے کہ ہم اس کو کرتے ہیں یا نہیں۔ جب ہم قائد حزب اختلاف کی بات سنتے ہیں تو خدارا ان کو کہیں کہ ہماری بات سنیں۔ ہم کسی پر تنقید نہیں کرتے۔

دل کی بات جو کہے اس کو کہنے کی اجازت ہے۔ کل اسی طرح بات ہو رہی تھی۔ آصف زرداری صاحب نے ہمارے قائد ایوان کو interrupt کر دیا تھا۔ اس طرح کی بات چلے گی نہیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ ہم بھائی ہیں۔ اس سینٹ کے ممبرز ہیں۔ ہمیں ایک دوسرے کی بات سننی چاہیئے اور باادب رہ کر۔ کوئی بھی اگر غلط بات کہتا ہے تو ہمیں اس کا جواب احسن طریقے سے دینا چاہیئے۔ جناب چیئرمین' میں یہ کہتا ہوں کہ اس بات میں اگر کسی جگہ صداقت ہے۔ سب نے کہہ دیا ہے تو اس پر اب بات کرنے کی ضرورت نہیں رہتی اور کہیں بھی اگر وزیر اعظم صاحب نے یہ بات کہی ہو تو اس کا ثبوت لے آئیں۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: قاضی انور صاحب۔

قاضی محمد انور: جناب چیئرمین! میں اپنی statement مکمل کر دوں۔ میری difficulty in the statement یہ ہے جناب کہ پرائم منسٹر نے یہ کہا تھا کہ وہ face کرتا ہے Senate۔ جو وہ legislation propose کرتے ہیں سینٹ میں resistance ہوتی ہے اور انہوں نے قانون میں ایک ترمیم تجویز کی ہے کہ constitution کو کس طرح amend کیا جائے۔ میرے پاس وہ ڈرافٹ ہے اور مجھے یہ بتایا گیا تھا کہ یہ ڈرافٹ جسٹس لون صاحب کا ہے کہ انہوں نے دیا ہے۔

(مداخلت)

Mr. Presiding Officer: Order please. Let him complete the statement.

قاضی محمد انور: میری بات سنیں۔ میں نے اپنی بات مکمل نہیں کی ہے۔ ہم نے resist کیا ہے۔ ہم نے resist کیا اور مجھے حبیب جالب نے یہ کہا کہ پھر amendment کو کیسے پاس کرایا جائے گا۔ کیا سینٹ اپنے ہاتھ خود کاٹے گی؟ یہ حبیب جالب صاحب یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سینٹ کو اپنے اختیارات کاٹنے کے لئے پہلے constitution میں یہ amendment کرنی ہوگی۔ تو کیا سینٹ اس پر تیار ہوگا۔ انہوں نے مجھے انڈیا کے constitution کا حوالہ دیا۔ میں نے کہا اچھا جی۔ میں جو بات کر رہا ہوں۔ جناب تاج حیدر کا منہ ادھر کر دیں۔ پرائم منسٹر نے مجھے

کہا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میں سمجھتا ہوں کہ فاضل سپیکر جب بول رہے ہوں تو ان کی عزت اسی سے ہوتی ہے کہ ہم ان کو سنیں۔ And we should not move about in the House. اقبال حیدر صاحب مہربانی فرما کر ان کی arguments کو ذرا سنیئے۔

(مداخلت)

قاضی محمد انور: میں انڈین آئین لے کر خود وزیراعظم صاحب کے پاس گیا۔ ان کے ساتھ وزیر پٹرولیم بھی تھے، میں نے چوہدری نثار کو کہا کہ اس آئین میں وہ جگہ دکھاؤ۔ اس نے مجھے یہ کہا کہ میں نے تو پرائم منسٹر کو ایسی تجویز نہیں دی۔ یہ جو قانون جانتے ہیں انہوں نے کہا ہوگا۔ آپ چوہدری نثار کو بلائیں میں ان کے منہ پر یہ بات کہتا ہوں، چنانچہ ہوا یہ کہ That ammendment we opposed and we said we cannot go with you on this. I am making a categorical statement and I will make it at the face of the Prime Minister. Let him come I may make the statement and if I am telling a lie, I have no right to sit in the Senate. I will prove it. اور میں اگر prove نہ کر سکوں تو I will walk out of the Senate. I will no more sit in this Senate. Then I don't deserve to be a Senator. We resisted it. ہم نے کہا کہ ہم ایسا نہیں ہونے دیں گے اور اس میں میرے اور ساتھیوں نے بھی کہا، یہ نہیں کہ میں اکیلا کریڈٹ لے رہا ہوں، ہماری پارٹی نے کہا، ہمارے دوسرے دوستوں نے بھی کہا کہ نہیں صاحب ایسا نہیں ہوسکتا آپ یہ بات نہیں کرسکتے سینٹ کے اختیارات کم نہیں ہو سکتے سینٹ وفاق کی علامت ہے۔ مشکل یہ ہے کہ پرائم منسٹر کے ذہن میں اس وقت سے یہ بات تھی اور یہ بات آج بھی ہوگئی ہے کیونکہ ان کے ذہن میں جو بات بٹھا دی جاتی ہے وہ بیٹھ جاتی ہے۔ یہ ان کے ذہن میں تھی اور میں ایک سال پہلے کی بات کر رہا ہوں۔ یہ انہوں نے ہم سے ڈسکس کیا تھا اور مجھے ایک ڈرافٹ دیا گیا تھا وہ ڈرافٹ میرے پاس ہے I will produce it in the next sitting کیونکہ آج میں کوئٹہ جا رہا ہوں I will produce the draft given to me کہ یہ ڈرافٹ ہے اور وہ ڈرافٹ ایک بند لفافے میں تھا۔ مجھے بند لفافہ دیا گیا تھا کہ اس میں ڈرافٹ ہے، میں نے جب کھولا تو میں نے یہ پوچھا کہ جناب یہ کس نے ڈرافٹ کیا ہے۔ اس پر ان کے لوگوں نے مجھے

کہا کہ یہ ریٹائرڈ سپریم کورٹ کے جج صاحب کی ڈرافٹنگ ہے it is by Justice Afzal Lone. I don't know میں نہیں جانتا میں یہ بھی کہتا ہوں کہ انہوں نے کیا ہے یا نہیں کیا لیکن مجھے یہ کہا گیا تھا کہ یہ ڈرافٹنگ ان کی ہے ۔ اس کو examine کرلیں۔ and we resisted that and tribute goes even to اس کا tribute حبیب جالب کو جاتا ہے کہ انہوں نے ، کہ حبیب جالب نے یہ کہا کہ سینٹ کے آپ اختیارات کم کر رہے ہیں کہ سینٹ اپنے ہاتھ خود کاٹے گا یہ تو حبیب جالب صاحب نے کہا کہ سینٹ اس کو کب agree کرے گا۔ آپ یہ امنڈمنٹ کہاں سے پاس کروائیں گے Constitution کو کیسے amend کروائیں گے۔

Mr. Presiding Officer: Please conclude your statement now. We have not touched the agenda so far. Yes, Mr. Masood Kausar

سید مسعود کوثر : جناب چیئرمین، آج جس موضوع پر بات ہو رہی ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ موضوع صرف سینٹ تک محدود نہیں ہونا چاہیئے اور یہ اگر کسی کا خیال ہو کہ ہم لوگ صرف اس لئے سینٹ کو بچانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ شاید ہم اس کے ممبران ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ جناب چیئرمین یہ بات اس سے بہت اہم اور زیادہ سنجیدہ ہے۔ ہم یہ بھی ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں کہ یہ کسی ایک اخبار کا تراشہ ہے، یا کسی ایک شخص کی اختراع ہے کیونکہ جناب چیئرمین! متواتر ایسے اقدامات کئے جا رہے ہیں متواتر ایسے بیانات دیئے جا رہے ہیں، متواتر ایک ایسا رویہ اختیار کیا جا رہا ہے جس سے ایک بنیادی مسئلے کو دوبارہ چھیڑا جا رہا ہے اور وہ بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ اس ملک کے چار صوبوں کو کس طرح سے اس ملک میں ہم نے چلانا ہے۔

جناب والا 1973 ، کا آئین بڑی مشکلوں سے بنا ہے۔ اس سے پہلے 1956، کا آئین بھی بنا تھا؛ اس کے بعد 1962، کا آئین بھی بنا اور آپ نے دیکھ لیا کہ 1956 کے آئین کا کیا مطلب تھا اور 1962، کے آئین کا کیا مطلب تھا۔ 1956، کے آئین میں تمام چھوٹے صوبوں کو مدغم کر کے ایک یونٹ بنایا گیا اور اس ملک کو ایک unity form of government کے طریقے سے چلانے کی کوشش کی گئی۔ 1962، میں پارلیمانی سسٹم اور فیڈرل سسٹم دونوں کو ختم کر کے unity form of government اور ایک اس کے ساتھ ساتھ Presidential form which was basically a dictatorial system تو یہ ہمارے جو خدشات ہیں یہ کوئی ایسے خدشات نہیں ہیں کہ جیسے ہوا میں

ہوں اور ان کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔ جناب والا بڑی بدقسمتی کی بات ہے کہ جس ملک کا وزیراعظم، جس ملک کا ایک ایسا شخص جو کہ سیاسی پارٹی کا لیڈر ہے باوجود اس کے کہ اس کا ماضی کیا رہا، اور وہ کس ڈکٹیٹر کا پروردا ہے وہ کہتا ہے کہ اس ملک میں میری سب سے بڑی مشکل یہ ہے اور اس نے یہ ٹیلی ویژن پر کہا میں نے خود سنا ہے کہ میرا سب سے بڑا مسئلہ اس ملک کا آئین اور اس ملک کا قانون ہے۔ جناب والا! جس ملک کا وزیراعظم اس آئین کی وجہ سے بنا ہے اگر یہ آئین بیچ میں نکل جائے تو نواز شریف کو کوئی کیا جانتا ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ جناب والا! یہ جو مسئلہ ہے یہ فیڈریشن کا مسئلہ ہے یہ وفاق کے چاروں صوبوں کا مسئلہ ہے جس طریقے سے ایمرجنسی نافذ کی گئی، جناب والا، ایمرجنسی کس نے نافذ کی، صوبہ سرحد نے نافذ نہیں کی، بلوچستان نے نافذ نہیں کی، سندھ نے نافذ نہیں کی۔ یہ کس نے نافذ کی ہے، کہتے ہیں کہ یہ فیڈرل گورنمنٹ کے اختیارات ہیں، فیڈرل گورنمنٹ میں کونسا صوبہ رہ گیا ہے، اگر آپ سینٹ کو ہٹائیں گے تو پھر لوگ یہ کہیں گے کہ تمام صوبوں کو نیشنل اسمبلی میں برابر نمائندگی دی جائے۔ ورنہ کوئی دوسری صورت میں ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہ وفاق ہے اور اس میں تمام federating units کا احترام ہونا چاہیئے تو پھر جناب والا! جب بھی بات آتی ہے آپ نیشنل فنانس کمیشن کو اٹھا کر دیکھیں، آپ اس ایوارڈ کو دیکھیں، ایوارڈ کی کیا consideration ہوتی ہے۔ جہاں پر ہمارے چھوٹے صوبے کا رقبہ زیادہ ہے وہاں کہتے ہیں کہ یہاں پر آبادی ہونی چاہیئے۔ جہاں پر resources ہوتے ہیں کیا ہم اس ملک کے تمام صوبوں کو ایک صوبے کا تابع بنانا چاہتے ہیں؟ جب ہم کہتے تھے کہ اس ملک کے صدر کو Who is the symbol of the unity of Federation of Pakistan اس کو کسی چھوٹے صوبے سے لایا جائے تاکہ چھوٹے صوبوں کو احساس ہو کہ اس ملک میں ان کا حصہ ہے، ان کی participation ہے تو جناب والا اس چھوٹے صوبے کے آدمی کو، کسی شخص کو صدر نہیں بنایا جاتا، وزیراعظم نہیں بنایا جاتا، سینٹ کا چیئرمین نہیں بنایا جاتا۔ جناب والا! ہم پاکستانی ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ اس پاکستان کو جو لوگ نقصان پہنچانا چاہتے ہیں جو لوگ اس فیڈریشن کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں اور بدقسمتی ہے کہ پاکستان کے نام پر پاکستان کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ آج کالا باغ ڈیم کی بات شروع کی گئی ہے۔ جناب والا! تین صوبوں نے کالا باغ ڈیم کو نامنظور کیا ہے، وہ نہیں چاہتے کہ کالا باغ ڈیم بنے۔ ایک صوبہ اپنی مرضی تمام صوبوں پر مسلط کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ کون لوگ ہیں؟ یہ اس ملک کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ یہ اس فیڈریشن کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔

جناب والا! مشرقی پاکستان میں کیا ہوا۔ کہتے ہیں کہ جناب کسی اور پر الزام لگاتے ہیں یہ 1956 کا آئین تھا جس وقت جو بات ان کو suit کرتی ہے وہ یہی کہتے ہیں 56 میں انہوں نے کہا تھا کہ مشرقی پاکستان کی آبادی زیادہ ہونے کے باوجود مغربی پاکستان کے ساتھ ان کی parity ہونی چاہیئے۔ مغربی پاکستان کو اکٹھا کیا۔ مشرقی پاکستان کے ساتھ لڑایا ان کی محرومیت تھی، عرصہ دراز سے ان کی non- participation تھی ۔ ہم warn کرتے ہیں کہ پرائم منسٹر اگر یہاں پر کہہ بھی دیں پھر بھی اس کے اقدامات اور اس کی باتوں میں اور اس کے عمل میں اتنا بڑا تضاد ہے۔

Mr. Presiding Officer: Please take your seat. Afzal Lone Sahib.

Syed Masood Kausar: Sir, I think it is a courtesy demand, if you give me half a minute to conclude my speech.

Mr. Presiding Officer : Then conclude please.

زاہد خان صاحب آپ تشریف رکھیں آپ ہر کسی کے ٹھیکہ دار نہ بنیں۔

سید مسعود کوثر : جناب چیئرمین! ہم پاکستان کے نام پر، ہم پاکستان کی یونٹی کے نام پر، ہم پاکستان کے غریب عوام کے نام پر ان سرمایہ داروں، ان جاگیروں کے نام پر پاکستان کو تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں ہم آپ سے آخری دردمندانہ اپیل کرتے ہیں کہ خدارا ایسے اقدامات نہ کریں جس سے اس ملک کی سلامتی کو خطرہ پیدا ہو۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : جناب محمد افضل لون۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل۔ جناب پوائنٹ آف آرڈر۔

Mr. Presiding Officer: Yes.

جناب صوبیدار خان مندوخیل۔ آج ایسے معلوم ہوتا ہے کہ سینٹ نہیں ہے مچھلی بازار ہے ۔ ذرا ان کو بھی سننے دیں۔ ان کی بات ہم سنتے ہیں اور یہ ہماری بات بھی سنیں۔ میرے خیال میں ان لوگوں نے محسوس کیا ہے کہ نواز شریف کی کارکردگی سارے ملک میں، عوام میں مقبول ہے ۔جناب اس وجہ سے یہ لوگ بوکھلا گئے ہیں۔ ان کو ذرا سنبھالیں۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ پہلے لون صاحب کو سنیں۔ لون صاحب۔

Justice (Retd.) Muhammad Afzal Lone: Thanking you Mr. Chairman. During the course of his speech, Qazi Anwar has made certain remarks about me and I think it distincts me the right of personal explanation.

Firstly, I would submit that the matter to which he himself referred, according to his own showing, relates to a period over a year ago. Thereafter, there has never been any news, any discussion, any move, any talk about curtailing the powers of the Senate.

Mr. Presiding Officer: Order, please. No interruption please.

رضا ربانی صاحب آپ کی تقریر میں کبھی interruption نہیں ہوئی۔

I would request you to listen.

Justice (Retd.) Muhammad Afzal Lone: The incident to which he has referred, I recall it was published in some newspapers and the next day the Government emphatically contradicted it that there was absolutely no move to curtail the powers of the Senate much less to abolish the same.

So far as my person is concerned, I believe in democracy. This is a federation and I believe that the federating units have a right to participate and they are represented in the Senate. According to the democratic system which is prevailing in this country, the provinces may have a majority in the National Assembly but in order to run the Federation properly, it is necessary that there should be an institution where they are equally represented. Let me talk about Lone Commission as well, that is a report of 800 pages and I am sure none of you have read it.

(interruption)

Mr. Presiding Officer: Order, please, no cross talks.

Justice (Retd .) Muhammad Afzal Lone: There were three Judges and that was a report by consensus.

(interruption)

Mr. Presiding Officer: Order please, no interruptions. Yes, please.

Justice (Retd.) Muhammad Afzal Lone: Mr. Chairman, .

Mr. Presiding Officer: Order, please order.

Mr. Subedar Khan Mandokhel: Sir, just for a minute.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جناب میں عرض کروں کہ لون صاحب کو بات complete کرنے دیں۔ آپ لون صاحب کے درمیان میں بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل۔ یہ بات نہیں کرنے دیتے، میں دو منٹ تک اکیلا واک آؤٹ کرنا چاہتا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ لون صاحب۔

جسٹس (ریٹائرڈ) محمد افضل لون۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ واقعہ ایک سال پہلے کا ہے۔ اخبار میں اس کی واضح تردید آئی تھی کہ گورنمنٹ کی کوئی منشا نہیں ہے کہ سینٹ کو abolish کرے یا اس کے اختیارات کم کرے۔ جہاں تک میرے draft کرنے کا تعلق ہے، اگر ان کے پاس کوئی میرا دستی draft ہے تو مجھے دکھائیں، I say at the floor of the House-

(مداخلت)

Mr. Presiding Officer: Order please.

جسٹس (ریٹائرڈ) محمد افضل لون۔ جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے میں Federal System of Government میں believe کرتا ہوں۔ میرا یہ ایمان ہے کہ اس ملک کو درست طور پر چلانے کے لئے سب صوبوں کا تعاون ضروری ہے اور ان کی representation ہاؤس

میں لازمی ہے ۔ میں پھر کہتا ہوں کہ میرے خلاف اس قسم کی imputations غلط ہیں۔ draft میرا نہیں ہے corrections ہیں یا اس پر میرے دستخط ہیں تو وہ مجھے دکھائیں۔ جہاں تک ایک سال پہلے کی بات کا تعلق ہے یہ اخبارات میں گورنمنٹ نے contradiction دی تھی اور " خبریں " اخبار کی خبر میں نے دیکھی نہیں ہے۔ جیسا کہ رجوانہ صاحب نے کہا ہے اس طرح اخبارات میں آنے والی خبروں پر واویلا نہیں ہونا چاہئیے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ اب قائد حزب اختلاف بولیں گے ۔ جی رضا ربانی صاحب یہ ہی طے ہوا ہے میں نے پوچھ کر یہ فیصلہ کیا ہے ۔

Mian Raza Rabbani: Senator Iqbal Haider, I will literally by the clock take one minute. If I take more than one minute you ask me to sit down.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ میں صرف رضا ربانی صاحب آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے لیڈر آف دی اپوزیشن اور وزیر اطلاعات سے پوچھ کر یہ بات کی ہے کہ وہ conclude کریں گے اور وہ جواب دیں گے ۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ مجھے تو کوئی فرق نہیں پڑتا ہے ، وقت آپ کا ہے ۔ میرے لئے کوئی فرق نہیں ہے ۔ سب بولیں اور سارا دن بولیں ۔ اس ایجنڈے کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اسی ایشو پر بولیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ وقت آپ کا ہے ۔ جی کیا حکم ہے جناب۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ جناب بات یہ ہے کہ اس وقت میری گھڑی میں بارہ بجنے میں دس منٹ ہیں ۔ ہم کراچی پر بحث شروع کرنا چاہتے ہیں ۔ اس کے بعد آپ یہ routine جاری رکھیں ۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ پانچ منٹ ہی رہ گئے ہیں ۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ وہ رضا ربانی صاحب initiate کر دیں گے ۔ باقی debate پھر جاری رہے گی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جناب وہ بجا ہے لیکن اس کو conclude کرنا ہے آپ

نے اور مشاہد حسین صاحب نے۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ اس پر جناب ڈاکٹر بلیدی صاحب بات فرمالیں ۔ اس کے بعد ہماری طرف سے کوئی نہیں بولے گا ۔ میں ، رضا ربانی ، اقبال حیدر ، راشدی صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ نہیں بولیں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جی بلیدی صاحب ۔ بلیدی صاحب کے بعد وزیر اطلاعات صاحب ۔ جی بلیدی صاحب ۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی۔ جناب ہمیں بہت افسوس ہے کہ یہ ایک اہم ایشو ہے اور ہمیں اس لئے افسوس ہے کہ ہمارے وزراء کے قول و فعل میں تضاد ہے ، بولتے اور ہیں اور کرتے کچھ اور ہیں ۔ گزشتہ دنوں مشترکہ اجلاس میں بلوچستان کی حکومت کی بات آئی تو ظفر علی شاہ نے خود یہ ریمارکس دیئے اپنے خطاب میں کہ ایمرجنسی کا سب سے پہلا ٹارگٹ بلوچستان ہوگا اور ایسا ہی ہوا اور پھر جب ہم نے واک آوٹ کیا پوری اپوزیشن نے تو مشاہد صاحب نے ہمیں منایا۔ اس وقت ہماری یہ ڈیمانڈ تھی کہ وہ پالیسی بیان دے دیں کہ ہم ایسا نہیں کریں گے تو انہوں نے جاکر ہاؤس میں یہ پالیسی بیان دیا کہ ہم بلوچستان کی حکومت کے خلاف کوئی عدم اعتماد نہیں پیش کریں گے ۔ لیکن آپ نے دیکھا کہ ان ہی دنوں میں مسلم لیگ والوں نے وہاں عدم اعتماد کی تحریک پیش کر دی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ابھی بھی ہمیں یہ خدشہ ہے مسلم لیگ والوں سے کہ وہ ایک مہینے کے بعد دوبارہ بلوچستان حکومت کو ختم کرنے کی کوشش کریں گے ۔ لہذا یہ جو ایک اہم ایشو ہے جیسا کہ ہمارے ساتھیوں نے کہا وزیراعظم کو خود یہاں آنا چاہیئے اور وہ خود یہاں بیان دے دیں ۔ یہ مذاق نہیں ہے۔ سینٹ وفاق کی علامت ہے اور وزیراعظم زبانی کلامی ایک ایسے بادشاہ بنے ہوئے ہیں کہ جو بھی لفظ اس کی زبان سے نکلتا ہے وہ قانون بن جاتا ہے ۔ جناب میں اسی لئے عرض کر رہا ہوں کہ یہ وزراء صاحبان بے اختیار ہیں۔ ان کے پاس کوئی اختیار نہیں ہے کیونکہ یہ جو کہتے ہیں وہ پورا نہیں کرتے ، ان میں تضاد ہے ۔میں سمجھتا ہوں کہ یہ غریب بااختیار نہیں ہیں ۔وہ پہلے یہ بتائیں کہ وزیراعظم نے ان کو کوئی اختیار دیا ہے یا نہیں دیا ہے ۔اگر کوئی اختیار نہیں ہے تو ہم ان کی بات پر اعتماد نہیں کریں گے ۔یہ ہمیں زبانی خوش کرنے کے لئے اور بیوقوف بنانے کے لئے اس قسم کے بیان دیتے ہیں۔ یہی ان کا پروگرام ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ وزیر اطلاعات صاحب۔

Mr. Mushahid Hussain Syed: Thank you very much and I am very grateful for the cooperation and assistance provided by the honourable Leader of the Opposition, my old friend from the Lahore days for the last 20 years. He was a very eminent barrister and a certified democrat as well as others also who are threre. And I was just dicussing with Mr. Asif Zardari, he said, I have to go to Jail to offer my prayers. I said, we can make facilities for his offering 'Jumma' prayers in the Parliament premises as well. I just want to make sir, two basic points. No.1. Pakistan Muslim League, its leader Prime Minister Muhammad Nawaz Sharif are a product of a democratic process. We are here because of the Parliament, because of the Senate, because of the National Assembly. And in all issues of democracy, it is not individuals but it is institutions which are supreme.

ڈاکٹر عبدالحئی صاحب ہمارے پرانے دوست ہیں ۔پروگریسو آدمی ہیں ۔ ایک زمانے میں left کے تھے اور اب شاید left to centre ہو رہے ہیں ۔ انہوں نے بلوچستان میں جمہوریت کے لئے بڑا کام کیا ہے ۔ہمارے اچھے دوست ہیں ۔ میں کہنا چاہتا ہوں کہ آپ ذاتی assurance کی کیا بات کرتے ہیں۔ آپ وزیراعظم کی بات کرتے ہیں ' The Constitution is supreme, the law is supreme آئین میں جو سب سے زیادہ مقدم چیز ہے وہ آئین کی بالادستی ہے ' individual کی بات ہی آپ چھوڑیں۔ ہم کہتے ہیں There is no question of that اور یہ جو بات ہے I think this was a joke, a college union debate which went too far. ایسی کوئی بات نہیں ہوئی یہ تو ایسے ہی ہے کہ جب شادی شدہ میاں بیوی ہوتے ہیں بڑی اچھی باتیں ہوتی ہیں۔ طلاق کے ایک سال بعد بیوی خاوند پر الزام لگائے کہ جی انہوں نے مجھے اس وقت مارا تھا ۔ اس وقت تو بات نہیں کی اب یہ بات یاد آئی ہے ۔ دراصل یہ بات نہیں ہے ۔ اس کی veracity نہیں ہے ۔

I want to make it very clear, I want to make it absolutely clear that there is no question of Senate and anything. The Parliament is supreme. The constitution is

supreme. The Senate and National Assembly are supreme. We are all here in democracy because of these institutions and this was just a joke which should not have taken too far by the newspapers and I want to categorically state on my own behalf, on behalf of the government and the Prime Minister that there is absolutely no threat to any democratic institution. Thank you very much.

Mr. Presiding Officer: Now, we should take up the agenda. Mr. Safdar Ali Abbasi to please move your motion.

حاجی عبدالرحمٰن۔ جناب والا! نماز کا وقت ہو رہا ہے ایوان کو نماز کے لئے ایڈجرن کریں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ ابھی نماز کا وقت نہیں ہوا۔ ساڑھے بارہ بجے ایڈجرن کریں گے۔ ڈاکٹر صفدر علی عباسی صاحب اپنی تحریک پیش کریں۔

Motion Re: Condonation of Delay:

Dr. Safdar Ali Abbasi: Sir, I beg to move that under sub-rule (1) of Rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, delay in the presentation of report of the Standing Committee on the Bill further to amend the Companies Ordinance, 1984 [The Companies (Amendment) Bill, 1997] be condoned till today.

Mr. Presiding Officer: The question is that under sub rule (1) of Rule 1 71 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, delay in the presentation of report of the Standing Committee on the Bill further to amend the Companies Ordinance, 1984 [The Companies (Amendment) Bill, 1997] be condoned till today.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The delay stands condoned. Yes, Dr. Safdar Ali Abbasi.

Presentation of Report of Standing Committee on the Companies (Amendment) Bill, 1997

Dr. Safdar Ali Abbasi: Sir, I beg to present report of the StandingCommittee on the Bill further to amend the Companies Ordinance, 1984 [The Companies (Amendment) Bill, 1997].

Mr. Presiding Officer: The report stands presented. Yes. Abdur Rehman Khan Sahib.

حاجی عبدالرحمٰن۔ جناب والا! گزارش یہ ہے کہ پاکستان اسلامی مملکت ہے اور سب سے بڑی چیز یہ ہے کہ آج جمعہ کا دن ہے اور نماز فرض ہے۔ آپ فرائض کو چھوڑ کر ایسی باتوں میں لگے ہوئے ہیں۔ پورا دن ہم نے کن چیزوں پر ضائع کیا۔ کیسی باتیں ہم نے کیں اور اب جمعہ کی نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ آپ ان دوسرے معاملات پر شروع ہو گئے ہیں ۔ یہ ہم سب کے لئے بہت شرم کی بات ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ابھی نماز کی تیاری کے لئے نکلیں ۔ یہاں ساڑھے بارہ بجے خطبہ شروع ہوتا ہے پونے ایک بجے نماز ہوتی ہے آدھے گھنٹے میں کون تیار ہو سکتا ہے۔ ابھی ہمیں تیاری کے لئے وقت چاہیئے اور نماز کے لئے آپ ایوان کو ایڈجرن کریں۔ اگر ایوان کو چلانا ہے تو نماز کے بعد دوبارہ سیشن بلالیں یا کل سیشن بلالیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ میرا خیال ہے کہ جمعہ کے روز ایوان کا اجلاس ساڑھے بارہ بجے ایڈجرن ہوتا ہے لیکن جو ایوان کا sense ہو۔ جماعت مختلف مساجد میں مختلف اوقات میں ہوتی ہے۔ سارے پاکستان میں اور پورے اسلام آباد میں ایک وقت میں جمعہ کی نماز نہیں ہوتی سب لوگ جانتے ہیں۔ عبدالرحمٰن صاحب کی یہ بات آئندہ کے لئے بھی نوٹ فرمائیے کہ ادھر آپ دس بجے آئیں گے بلکہ دس بجے بھی نہیں آئیں گے اور ادھر آپ بارہ بجے چلے جائیں گے ۔ آٹھ بجے آئیے بارہ بجے چھٹی کیجیئے ۔ آٹھ بجے تشریف لائیے یہاں ہاؤس میں ۔ یہاں ہاؤس میں کوئی نہیں آتا ۔

حاجی عبدالرحمٰن۔ آئیں گے جی ۔ آئیں گے ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جی راجہ ظفر الحق صاحب ۔ پوائنٹ یہ raiseہوا ہے کہ ہاؤس کو کس وقت adjourn کرنا ہے ۔

راجہ محمد ظفر الحق ۔ وہ اس طرح ہے جی کہ ایک suggestion ادھر سے یہ آئی ہے کہ جس نے آج جمعہ پڑھنا ہے وہ اٹھ کر چلا جائے اور جس نے کل پڑھنا ہے وہ بیٹھا رہے ۔ یہ درست نہیں ہے ۔ بات یہ ہے کہ ساڑھے بارہ تک تو ویسے بھی دفتر لگے رہتے ہیں اس لئے سوا بارہ تک چلنے دیں ۔ کوئی ایک آدھ تقریر تو ہو جائے ۔

جناب اعتزاز احسن۔ مجھے بڑا افسوس ہے راجہ صاحب کئی باتیں منسوب کر دیتے ہیں اور وہ خبر نہیں کس نے کی ۔ کسی نے بات ایسی نہیں کی ہے کہ جمعہ کل پڑھا جائے ۔ راجہ صاحب نے خود شاید کل پڑھنا ہو تو علیحدہ بات ہے ہماری جانب سے تو جس نے جمعہ پڑھنا ہے اور یہ میں نہیں کہتا کہ سب نے پڑھنا ہے ،لیکن جس نے پڑھنا ہے اس نے آج ہی پڑھنا ہے ۔

Further Discussion on Law and Order situation with special reference of Karachi.

Mr. Presiding Officer: Next motion No. 4. It is further discussion, I think the consensus is that we should take up item No. 5 now. So in exercise of the powers under Rule 30 I defer the consideration of item No. 4 and we now pass on to item No. 5. Discussion on the following motion moved by Senator Mian Raza Rabbani on 28th of June, 1998.

"This House may discuss the law and order situation prevailing in the country with particular reference to Karachi."

جی رضا ربانی صاحب آپ تقریر فرمائیں ۔ آپ چوں کہ moverہیں اس کے تو thirty minutes and then thereafter ten minutes.

Mian Raza Rabbani: Right. Sir, I am grateful to you that you have

given me this opportunity to talk on a very very important issue and subject whichis confronting the nation today and believe me sir, when I stand before you today, I do so with a very heavy heart, I do so being fully conscious of the fact that even while I speak at this time, somewhere at some place in the capital of the province of Sindh, someone is either being tortured, someone is either being killed, someoneor somewhere there is a case of abduction which is taking place. I do so, sir, realising that at this moment somewhere in the province of the Punjab there must be some person who is being made a target of the bullet of the assasin because he has a religious belief which is not akin to that of his opponent. I realize, sir, that at this moment even in the city of Islamabad, a city which used to be safe, a city which used to be the bashion of security. But here also foreign embassies are being made the subject of dacoities. Here also the Government has failed to ensure its writ of law as it has every where throughout the country.

Mr. Chairman, I would like to ask the honourable Minister who is the lone ranger since the morning sitting here and this debate seems purposeless without the Interior Minister being present. But nonetheless, since it is the question of my province, since it is the question of my federation, I still hope that the lone ranger will convey the sentiments of the federation and, sir, I would like to ask him that his Government has imposed emergency, that his Government has suspended by way of a Presidential Order the fundamental rights that are given in the Constitution of Pakistan.

But on behalf of the people of Karachi, on behalf of the people of Sindh, because Karachi is the capital of Sindh, I would like to ask him, have they suspended also the right of living peacefully , the right to live in the city of Karachi. Because if you look at it, sir, if you look at the situation for the last 15

days, in the last 15 days, Mr. Chairman, more then 121 people have been killed, more then 121 people have been made victims of terrorism and in the last one week it is the staggering figure of 90. 90 people have been killed, sir, and the Federal Government and the provincial Governments, the Prime Minister is totally unmoved, his citizens are being killed.

What is the basic responsibility of any Government? The basic responsibility of any Government under the Constitution, and that portion has not been suspended, the basic responsibility of any Government under the Constitution is to preserve, protect the life and honour of its citizens. Are the people of Karachi not the citizens of this Federation? Are those living in Lahore not the citizens of this Federation? Are those living in Peshawar not the citizens of this Federation? Are those living in Quetta and Islamabad not the citizens of this Federation that they are not being given the protection that they deserve by this Government. Sir, what place is safe. You look at bus stands, there are bomb blasts in bus stands. You look at air ports, there are bomb blasts at air ports. You look at trains, there are bomb blasts in trains and all we hear, all we hear is that the terrorists will be crushed with the iron hand of *Ittefaq*. But where is that iron hand. This Government lacks the political commitment, this Government lacks the political will, this Government lacks the moral courage, that goes behind such statements.

Mr. Chairman, it is a known fact that it is not the gun, but it is the man behind the gun that makes the difference. You can give a Kalashnikov in the hands of a *hindu baniya* and you can give the Kalashnikov in the hands of the Pakistani and the difference is before you. So, it is the man behind the gun , empty statements are not going to serve the purpose.

Mr. Chairman, sir, today when I talk about the situation in Karachi, I detach myself from a partisan view. I do not say that one group or the other is involved because I believe that each person has the right to hold his political view, that in a democratic polity each person can express his own views but he does not have to lose his life because of that sir and we warned them about the situation in Karachi , we told them that you, because of political expediencey, are releasing people, because of political expediency you are being lenient, for God's sake don't do that because if you do that then the result is going to be what it is today. Even today sir, the people of Karachi are under panic. The people of Karachi are stricken with grief. The people of Karachi don't know where to look.

Yesterday sir, the entire city was closed despite the fact that there was no strike call, despite the fact that none of the organizations of political parties called for a strike but yet out of fear there was complete paralysis in the city of Karachi. The people are scared to come out of their houses. This is a new phenomenon that women are being made target. Women are being killed and yet the Government is senseless. Yet the Government is insensitive, insensitive sir to the extent that even the Voice of Germany said that the Prime Minister does not seem to be worried about the situation in Karachi, that the Chief Minister does not seem to be worried about the situation in Karachi. The Government must think that today their allies in the Federal Government, today their allies in the Government of Sindh are not present in the Senate, are not present in the Natioanal Assembly. The MQM has neither come to the Budget Session for the last two days nor present for the last two days in the Senate of Pakistan. They must realize that they are being taken up the path of isolation. They saw their isolation at the time of the emergency, at the time of the proclamation of emergency and

now at the time of law and order they must see their isloation again. Mr. Chairman, they are responsible for the situation in Karachi. They demoralized the Law Enforcing Agencies by saying that they were involved in custodial killings. They demoralized the Law Enforcing Agencies by bringing about sweeping transfers on the political basis. They have demoralized the Law Enforcing Agencies in the province of Sindh.

Haji Javed Iqbal Abbasi: Sir, there is no quorum.

Mr. Presiding Officer: Do you press it?

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ جناب میں پریس کرتا ہوں۔

Mr. Presiding Officer: Let there be a count. Right. Let the bells be rung.

(The bells were rung for five minutes)

Mr. Presiding Officer: The House is in quorum. Yes, I think now we have heard the 'Aazan' and Raja Sahib, Ch. Aitzaz Sahib.....

چوہدری اعتزاز احسن : جناب رضا ربانی صاحب complete کرلیں تو پھر adjourn کر دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : اچھا رضا صاحب complete کر لیں۔ ٹھیک ہے۔ جی رضا صاحب۔

Mian Raza Rabbani: Thank you Mr. Chairman. Mr. Chairman, I was saying that the situation in Karachi even yesterday when there was no strike call given by any political party or organization

ایسی تھی کہ وہاں تمام دکانیں بند تھیں ۔ تمام ٹریفک معطل رہا اور لوگ خوف سے اپنے گھروں میںبیٹھے رہے لیکن پھر بھی پانچ یا چھ لوگوں کا قتل دہشت گردوں کے ہاتھوں سے کل بھی ہوا۔

جناب چیئرمین! اس ہاؤس میں آپ کو یاد ہو گا ہمیں یہ بات کہی گئی کہ جناب Anti Terrorist Act کو اگر آپ پاس کر دیں گے تو اس ملک کے اندر ------جناب یسین وٹو صاحب آپ کی توجہ چاہوں گا----اس ملک کے غریب اور مظلوم لوگ قتل کیے جا رہے ہیں ، ماؤں کے بیٹے ان سے چھینے جا رہے ہیں ، بہنوں کے بھائی ان سے چھینے جا رہے ہیں اور آپ اپنی خوش گپیوں میں لگے ہوئے ہیں ، تھوڑا سا تو احساس کریں ان لوگوں کا جنہوں نے آپ کو ووٹ دے کے یہاں بھیجا ۔ ان لوگوں کے لئے جنہوں نے آپ کی گاڑی پر اپنے خون کے ساتھ آپ کا جھنڈا سجایا ۔ آج وہی لوگ چاہے وہ صوبہ سندھ میں ہوں ، چاہے وہ صوبہ پنجاب میں ہوں ، چاہے وہ صوبہ سرحد میں ہوں ، چاہے وہ صوبہ بلوچستان میں ہوں ، ان کا قتل عام ہو رہا ہے ۔ دہشت گرد ان کے گھروں کے اندر گھس کر ان کو گھروں میں مار رہے ہیں ۔ کراچی میں آپ کی حکومت کا تو یہ حساب ہے کہ کراچی میں DSP کو اس کے گھر کے اندر مارا جاتا ہے۔ بستر پر وہ سویا ہوا ہوتا ہے، اس کو وہاں پر مارا جاتا ہے۔ آپ کی حکومت اس تک کو تحفظ فراہم نہیں کر سکتی اور آپ یہاں پر بیٹھ کر آرام سے گفتگو کر رہے ہیں۔ کچھ تو لوگوں کا احساس کریں۔

جناب! میں آپ سے عرض کر رہا تھا کہ انہوں نے اس ایوان میں کہا کہ anti-terrorism Act کو اگر آپ پاس کر دیں گے تو ملک کے اندر امن اور شانتی ہو جائے گی اور یہ Draconian Law یہ کالا قانون ہم اس لئے پاس کر رہے ہیں کہ پنجاب کے اندر Sectarianism ہے، سندھ کے اندر ethnic violance چل رہا ہے ، اس کو curb کرنے کے لئے ہم یہ پاس کر رہے ہیں۔ لیکن جناب والا ! کونسا curb ہوا ہے، کونسے known terrorist کو صوبہ سندھ میں یا صوبہ پنجاب میں سزا دی گئی ہے اس ایکٹ کے تحت۔ کسی کو بھی نہیں۔ یہ صرف اور صرف political victimisation کے لئے استعمال ہوا ہے۔ یہ political victimisation سے فارغ ہوں تو ملک کے اندر امن و امان کو بحال کریں۔

جناب والا ! کراچی میں رینجرز کے آرڈیننس کو کس نے جان بوجھ کے lapse ہونے دیا اور آج پھر یہ بات کہی جاتی ہے کہ جناب کراچی کی law and order situation اس لئے خراب ہے کہ وہاں رینجرز کے پاس powers نہیں۔

جناب ! آپ کی حکومت تھی ، آپ نے کیوں اس آرڈیننس کو lapse ہونے دیا۔ آپ نے کیوں نہیں اس آرڈیننس کو repromulgate کیا۔ آپ کی so called دو تہائی اکثریت

نیشنل اسمبلی کے اندر ہے۔ آپ کی سینٹ کے اندر majority ہے۔ آپ نے کیوں نہیں اس کو قانون بنا کے پاس کروا یا ۔ لیکن نہیں، political expediency کی وجہ سے آپ نے یہ بات نہیں کی ۔ آپ نے political expediency کی وجہ سے یہ قانون پاس نہیں کیا۔ اور اس کا نتیجہ آج آپ کراچی میں ، اس کا نتیجہ آپ لاہور میں دیکھ رہے ہیں۔ لاہور میں بھی جناب والا! اتنا عدم استحکام میں نے کم سے کم اپنی زندگی میں نہیں دیکھا ۔ جہاں یہ لوگ خوف سے اپنے گھروں کے اندر سے نہ نکلتے ہوں۔ مجھے یاد ہے کہ رات کے ٹائم لاہور شہر کے اندر کنڈی لگانا بہت بڑی بات سمجھی جاتی تھی لیکن آج دروازے اور گیٹ لاہور کے گھروں کے بن گئے ہیں ۔ یہ تو لاء اینڈ آرڈر کی situation ہے ۔

کراچی میں آپ دیکھیں تو سٹاک ایکسچینج کی کیا پوزیشن ہے ۔ اگر آپ دیکھیں تو کل کی تاریخ میں 47 پوائنٹس Law and Order situation کی وجہ سے سٹاک ایکسچینج گری ہے اور کہاں پر جا کے رکی ہے۔ ۹۱۹ پر ۔ پھر آپ بات کرتے ہیں economic revival کی ۔ پھر آپ بات کرتے ہیں کہ جی ہم foreign investment لے کے آئیں گے ۔

جب ملک کے اندر اتنا عدم استحکام ہوگا، جب ملک کے اندر کسی کے جان و مال کا تحفظ نہیں ہوگا اور شہری کو تو آپ چھوڑیں جناب امریکی مارے گئے۔ اس کا آج تک کوئی سراغ نہیں ملا۔ ایرانی مارے گئے راولپنڈی میں ، اس کا کچھ پتہ نہیں چلا ۔ ایرانی مارے گئے کراچی میں ، اس کا کسی نے آج تک کوئی سد باب نہیں کیا ۔ تو آج آپ کیا کہتے ہیں ۔ آج آپ کیا expect کرتے ہیں کہ foreigners یہاں آئیں گے اور یہاں آ کے investment کریں گے۔ چلیں کوئی genuine problem ہے کہ law and order control نہیں ہو رہا لیکن جناب جو اصل بات ہے، جو اصل نکتہ ہے وہ اس حکومت کی بے حسی ہے ۔ آپ دیکھیں اور مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ صدر اس ایوان سے گئے ہیں لیکن صدر کی (***) خاموشی ہے ۔ کراچی اور وفاق میں لوگوں کا قتل عام ہو رہا ہے ۔ بم بلاسٹ ڈیلی ہو رہے ہیں لیکن صدر خاموش بیٹھا ہوا ہے ---

جناب پریزائیڈنگ آفیسر ۔ (****) {expunged} کا لفظ حذف کیا جاتا ہے۔

میاں رضا ربانی۔ صدر خاموش بیٹھا ہے ۔ آج کراچی میں مرنے والوں کا خون صدر کے

{Expunged by the order of the Prisiding Officer}

ہاتھوں اور چہرے پر ہے لیکن وہ خاموش بیٹھا ہوا ہے ۔پرائم منسٹر کو اس وقت کراچی شہر میں ہونا چاہیئے کہ میں کراچی اس وقت تک نہیں چھوڑوں گا جب تک یہاں پر امن بحال نہیں ہو جائے گا۔ جب تک وہاں پر writ of the Government بحال نہیں ہو جائے گی لیکن کسی کو فکر ہی نہیں ہے تو ایسی صورت میں پھر کیا ہوگا ۔ وفاق کی اکائیاں کہاں جائیں گی ۔ کل وزیر داخلہ کا یہ بیان آیا جناب کہ ہم نے حکومت سندھ کو مہلت دی ہے ۔جناب اکتوبر یا نومبر ۱۹۹۷ء میں آپ کی کابینہ کا اجلاس ہوا اور آپ نے فیڈرل گورنمنٹ میں، انٹیریئر منسٹری میں terrorism مانیٹر کرنے کا ایک سیل قائم کیا اور آپ نے یہ بات کہی کہ جو بھی terrorist act ہوگا وہ within minute یہاں پر بتایا جائے گا لیکن کیا ہوا؟ آپ کب سے ٹائم دے رہے ہیں؟

آخر میں جناب میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ صورت حال ہے جب ایمرجنسی نافذ ہے ۔جب آپ نے تمام کے تمام بنیادی حقوق سلب کئے ہوئے ہیں ، تمام تر اختیارات آپ کے پاس ہیں ، پہلے تو آپ کورٹوں کو کہتے تھے کہ ہم کیا کریں ، کورٹ لوگوں کو چھوڑ دیتی ہیں لیکن اب تو آپ نے کورٹوں کا بھی اختیار لے لیا۔اب تو تمام کی تمام پاورز آپ کے پاس ہیں۔اب آپ کو کیا قباحت ہے۔ اب آپ کو کون روک رہا ہے کہ آپ law and order control نہیں کر سکتے۔ ہاں ٹارچر اگر کرنا ہے تو سینیٹر سیف الرحمان تو لوگوں کو بلا کر ٹارچر کر سکتا ہے لیکن آپ terrorists کو نہیں پکڑ سکتے ۔Government sovereigns and businessmen کے اوپر رات کو raid ہو سکتا ہے لیکن terrorist کے لئے آپ پولیس کو حرکت میں نہیں لا سکتے ۔ جناب یہ کہاں کا انصاف ہے۔جب اس ملک کے اندر ایمرجنسی نافذ ہے اور اس میں یہ صورت حال ہے ۔ میں آخر میں اتنا کہنا چاہوں گا کہ میں ابھی یہ دستاویز سینٹ کے ٹیبل پر رکھنا چاہتا ہوں جو کیٹلاگ ہے of some of the major law and order incidents in Pakistan ۲۶-۱۲-۹۷ سے لیکر ۲۴-۶-۹۸ تک۔ اس میں صرف جو چیدہ چیدہ incidents of bombing and major incidents of killing ہیں ۔

Mr. Presiding Officer: Is it in reply to some question?

Mian Raza Rabbani: No, sir. This is what I have compiled. This is not from the Government. This is what I have compiled. It is a compilation of facts. Yes, if you can call it a fact. They are not only in Karachi. This is for the

entire Federation and sir, this covers a period of 181 days and in the period of 181days, there are at least 121 major incidents of either bombing or killing. We are not going into dacoities, we are not going into one murder, two murders, three murders or any such thing. We are talking only of bombing and major killings and that too which I according to my own personal resources, through the papers have been able to put together. And that means that when there are 121 incidents, major incidents that means in every three days, two days are such that some major incident in some place or the other in the federation is taking place. And when that happens, it means that constitutionally manchinery has totally collapsed. The government is no longer in a position to function in accordance with the Constitution. There is a total collapse of the law and order. The writ of the government has ceased to exist. Whether it be the federal government, whether it be the provincial governments. There is no writ of the government now. Gun tottering mafias are controlling areas of their own influence. Pakistan has been plunged by this regime into the state of affairs that was prevalent in South America. We have become like a South American republic where different mafias control different areas of influence and there is absolutely no writ of the government. And when that happens Sir, there are a number of decisions of the Supreme Court that the government is no longer fit to continue. And I feel that they should have the moral courage, if they are democrats, it happens, in democracies it happens. You are unable to cope with the situation, you say, "All right, we resign, we go back to the people." If their hands are clean, if they have the moral courage, if they have confidence in their base, they should tender their resignations here and now because they have failed to provide protection to the citizens of Pakistan and they have no right to continue in office. They should go

back to the people and tell them what their difficulties are, if they have any difficulties. But they will not do that. Thank you Sir.

Mr. Presiding Officer: Now the House is adjourned to meet again tomorrow at 5.30 in the evening.

[The House was then adjourned to meet again on Monday, the 29th June, 1998 at 5.30 p.m.]